کتا کلچر

www.KitaboSunnat.com

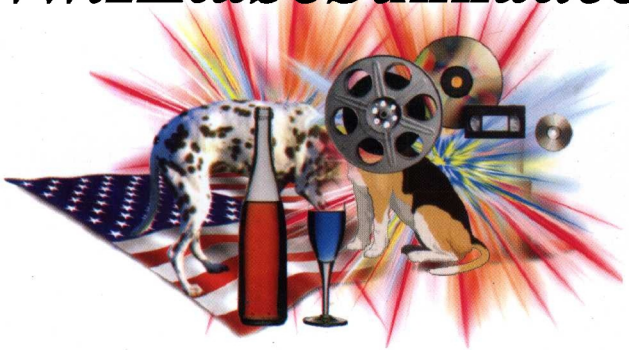

بنتِ حامد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتا کلچر

بنتِ حامد

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق فی سبیل اللہ

اشاعت اول ——— ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ

قیمت ——— 25:00

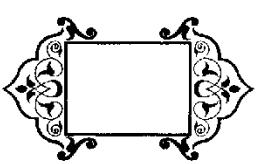

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

☆ حصہ اول

کتا کلچر	5
یورپ میں ہر جگہ کتا	6
کتے اور یورپیوں کی عادات میں مماثلت	8
کتے کی بدعادات	10
انگریز کے ہاں کتے کا نام ٹیپو	12
کتوں کے ناز نخرے	13
کتوں کے بیوٹی پارلر	14
شوق کا کوئی مول نہیں	15
کتوں اور بلیوں کے حق میں وصیت	15
کروڑ پتی کتیا کو موت کی دھمکیاں	16
کبھی خاتون کا کبھو کتا	17
کتوں کا یتیم خانہ	17
شوہروں سے زیادہ کتوں سے محبت	19
ہم جنسوں میں باہم شادی	20
کتوں کے ساتھ شادی	21
کتوں اور بلیوں کو ساتھ سلانا	22
شوہر کا کتا، بیگم سے بھی پیارا	23

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاگ شو	23
فرنگیوں میں کتا شماری کا ذوق	24
ستر کروڑ کتے انسانوں کے لیے شدید خطرہ	25
کتوں کے قتلِ عام پر احتجاج	27
کتے کو کچا چبانے کی ایک تصویر	28
بش کتے کو آخری بوسہ	29
امریکیوں کا کتے کا متعلق ایک سروے	29
☆ حصہ دوم	33
کتا ہمارے معاشرے میں	33
کلام اللہ میں کافر کی تشبیہ کتے سے	35
کتا نجس العین	37
باؤلا پن	37
کتے کو قتل کرنے کا حکم	41
کتے کی موجودگی میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے	43
گھروں کی رکھوالی کے لیے کتا	44
کتوں کی خرید و فروخت	45
بھوکے کتے کو کھلانے پلانے کا اجر	45
اصحاب کہف کا کتا	47

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتا کلچر

قارئین اس عنوان پر یقیناً حیران ہوں گے لیکن حیرانی کی کوئی بات نہیں، کتا زمین پر اسی طرح کی ایک مخلوق ہے جس طرح اور بہت سے حیوانات۔

ہندو کے عقیدے کے مطابق چوں کہ ہر چیز میں روح موجود ہے اور وہ اپنے اعمال کے مطابق بعد از مرگ اچھے یا برے قالب میں جنم لیتی ہے۔ ان کے خیال میں دنیا کے تمام کتے ان انسانوں کا سگ نما قالب ہیں جو ان کو اپنے گھناؤنے کرتوتوں کی وجہ سے ملا۔ جب کہ دورِ حاضر کے فرنگیوں کے ہاں کتا بہت لاڈلا جانور ہے، وہ تمام جانوروں سے بڑھ کر کتے کو چاہتے ہیں بلکہ انہوں نے کتوں کو انسانی رشتوں کے متبادل کے طور پر قبول کر لیا ہے۔ یورپی اقوام کے اس کتا پیار کی وجہ سے ایک نیا کلچر سامنے آیا ہے جو دنیا کے ہر کلچر سے مختلف ہے۔ اسی لیے اس کتا بچے کو ''کتا کلچر'' سے معنون کیا گیا ہے۔ اسی کلچر کی چند جھلکیاں آپ آئندہ سطور میں دیکھیں گے۔

کتے کو عربی میں کلب، فارسی میں سگ اور انگلش میں ڈاگ (DOG) کہتے ہیں۔ آج کل کی پاکستانی مائیں جو اعلیٰ طبقے سے یا نچلے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں وہ اپنے بچوں کو کتے کا نام ڈوگی سکھانا پسند کرتی ہیں۔ کیونکہ ایسا کہنے سے کتا کلچر کی جنم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوی یورپی قوم کی نقالی زیادہ اچھی ہوتی ہے۔

یورپ میں ہر جگہ کتا:

یورپ کی کوئی جگہ، کوئی شخص اور کوئی میٹنگ ایسی نہیں ملے گی جس میں کتا موجود نہ ہو، کھانے کی میز پر ایک ہاتھ سے کتے کو پیار کر رہے ہیں، ایک ہاتھ سے کھانا کھا رہے ہیں۔ دکان میں داخل ہوں تو استقبالیے پر ویٹر کے ساتھ ساتھ کتا موجود، صاحبِ دفتر میں بیٹھے فائلیں دیکھ رہے ہیں اور ساتھ کتا موجود، حتّٰی کہ اہلِ یورپ جو ایجادات لا رہے ہیں، ان میں بھی کتے کو سب سے زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے۔ کمپیوٹر کھولیں تو چھوٹا سا کتا آنکھیں مٹکا مٹکا کر ہر کلک پر حرکت کرتا جاتا ہے، موبائل میں دیگر تمام قسم کی آوازوں کے ساتھ ساتھ کتے کے بھونکنے کی آواز بھی بھری جا سکتی ہے۔

بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لیے کتا، تنہا عورت کے دل بہلاوے اور اکلاپے کو دور کرنے کے لیے کتا، حقیقی اولاد کے ماں باپ بننے کی زحمت اٹھانے کی بجائے کتا پال کر صاحبِ اولاد ہونے کا شوق پورا کر لیا جاتا ہے۔ اگر مرد شوہر سے شادی کرنے کو جی نہیں چاہتا تو شوہر بننے کے لیے کتا حاضر ہے۔

جینز، بشرٹ، نیکر، پتلون، کوٹ، جیکٹ، جرابیں، دستانے، غرض ہر پہننے والے کپڑے پر کتے کی تصویر ..... کمبلوں اور چادروں پر پلّوں اور کتوں کی تصویریں، استعمال کی ہر چیز پر یہ لوگ جہاں اور بہت سی تصویریں دیتے ہیں وہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتے کی تصویر بھی دی جاتی ہے۔ کتوں پر فلمیں، نیز کارٹون فلموں میں کتا، جاسوسی کے لیے کتے، پولیس میں کتے، فوج میں کتے، یہاں تک کہ سب سے پہلے چاند پر بھی ایک کتیا کو بھیجا گیا۔

لندن کے سفرنامے میں مسعود احمد برکاتی لکھتے ہیں:

میں تھوڑی دیر ہوٹل سے باہر فٹ پاتھ پر کھڑا ہو گیا اور ذرا کھلی فضا کا لطف لینے لگا۔ باہر بھی اگرچہ مزے دار ہوا اور فرحت نہیں تھی، بادلوں کے گالے ادھر سے ادھر آوارہ گردی کر رہے تھے۔ ان کی وجہ سے درخت بھی سہمے سہمے کھڑے تھے۔ اتوار کا دن تھا۔ شاید زیادہ تر لوگ تفریح کی جگہوں پر جا چکے تھے اس لیے چہل پہل بھی زیادہ نہ تھی۔ پھر بھی کچھ جوڑے مٹر گشت کر رہے تھے۔ ایک لڑکی کتے سے کھیل رہی تھی بلکہ ایک گیند سے دونوں کھیل رہے تھے۔ لڑکی گیند پھینکتی، کتا اس کے پیچھے دوڑتا، لیکن لڑکی خود دوڑ کر گیند اٹھا لیتی۔ شاید یہ بھی ورزش کا ایک طریقہ ہو یا تنہائی کا احساس دور کرنے کی تدبیر، اتنی ترقی کے باوجود انسان ابھی تک تنہا تنہا ہے۔

ویسے پیرس میں اور لندن میں بھی کتوں کی بہار تھی۔ جس کو دیکھو کتا لیے جا رہا ہے۔ ہر قسم، ہر سائز، ہر شکل کے کتے انسانوں کے ساتھ پھر رہے ہیں۔ کسی آدمی کو دیکھیے تو وہ مُنا سا بلا لیے پھر رہا ہے۔ عورت کو دیکھیے تو ایک خونخوار کتا اس کا ہمراہی ہے، اگر گدھے کے برابر نہیں تو بکرے کے برابر ضرور ہوگا۔ کسی دکان میں گھسو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لال بھبھوکا کتا براجمان ہے۔ میں ایک کتابوں کی چھوٹی سی دکان میں گیا تو سیلز گرل کے ساتھ ایک کالی بدہیئت کتیا نے بھی استقبال کیا۔ لندن میں بھی یہی حال تھا۔ ایک بار ٹوئنگ بیک اسٹیشن کے پاس ایک ڈاک خانے میں ٹکٹ لینے گیا۔ قطار لگی ہوئی تھی۔ زیادہ آدمی نہیں تھے لیکن قطار ان لوگوں کی عادت ہے۔ دو تین آدمی ہوں تو بھی قطار میں کھڑے ہوں گے۔ میں بھی قطار میں لگ گیا اس کے بعد جو محترمہ آئیں تو ان کے ساتھ ایک ڈراؤنا (میرے لیے) کتا بھی تھا۔ مجھے کتوں سے بہت ہی گھن آتی ہے، جتنی دیر قطار میں رہا کوفت میں مبتلا رہا۔ پیرس میں میں نے یہ بھی دیکھا کہ کتے صاحب نے وہی حرکت کی جو یہاں عام دیکھنے میں آتی ہے کہ ایک کھڑی ہوئی کار کو نہلا دیا اور بے نیازی سے آگے بڑھ گیا۔ کتا آخر کتا ہے۔

کتے اور یورپی لوگوں کی عادات میں مماثلت:

یورپی اقوام کے اس کتا پیار کی شاید ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دونوں کی عادات میں حد درجہ مماثلت پائی جاتی ہے۔ مثلاً

☆ کتے کا مطلب ہے، پیچھا کرنا، پکڑنا اور اپنے شکار کو کھا جانا۔

(نوائے وقت، سنڈے میگزین ۲۲ جولائی ۲۰۰۱ از عامر شکیل عامر)

یورپی اقوام بھی اپنے دشمنوں کا پیچھا کرنے، پکڑنے اور انہیں شکار کر کے کھا جانے کے لیے اپنا اسلحہ اور اپنے دانت ہمیشہ تیز کرتی رہتی ہیں اور ان کے دشمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر و بیشتر مسلمان ہوتے ہیں۔

☆ کتا اپنے شکار کی ہڈیاں تک چبا جاتا ہے۔

یورپی اقوام بھی اپنے مسلمان دشمنوں کے بارے میں ایسے ہی عزائم رکھتی ہیں۔

☆ کتا اپنے مالک کا وفادار جانور ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو اور کیسا بھی ہو۔ یورپی لوگ بھی اپنے آقا ''طاغوت'' کے کتے سے بھی زیادہ فرماں بردار ہیں۔

☆ کتے جب اکٹھے ہوتے ہیں تو غراتے ہیں۔

یورپی اقوام یا ان کے لیڈر جب اکٹھے ہوتے ہیں غراتے ہیں، ان کی غراہٹ کا ہدف مسلمان ہوتے ہیں یا دنیا کی کمزور اقوام۔

☆ کتا ننگا رہتا ہے کیونکہ یہ ایک جانور ہے۔ انسان کو جو شرف اور خوبصورتی لباس کی وجہ سے حاصل ہے، دنیا کا کوئی جانور اسے حاصل نہیں کر سکتا۔

یورپی اقوام بھی لباس اتارنے اور حیا کا جامہ تار تار کرنے میں کتا دوستی کا حق ادا کرتی ہیں۔ سمندر کنارے ننگے لیٹ کر لطف اندوز ہونا، اور مادر زاد ننگے رہنا ان کا وتیرہ ہے۔ یہ وہ ملک ہیں جہاں مادر زاد ننگے رہنے والوں کی باقاعدہ تنظیمیں ہیں جن کے اجلاس بھی ہوتے ہیں اور شاہراؤں پر ننگے جلوس بھی نکلتے ہیں۔

(روزنامہ خبریں ۷ فروری ۱۹۹۵ میں اس ننگے جلوس کی تصویر ملاحظہ کی جا سکتی ہے)

☆ کتا جب کسی کتیا کو دیکھ لے تو سب کچھ بھول کر جہاں ہو جس حال میں ہو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ مشغول ہو جاتا ہے۔

اہلِ یورپ بھی کتوں کی طرح نہ سڑک دیکھتے ہیں نہ پارک، نہ دفتر دیکھتے ہیں، نہ گاڑی۔

☆ کہتے ہیں کتا جہاں بیٹھتا ہے، اس جگہ کو اپنی دم سے صاف کر لیتا ہے گویا بڑا صفائی پسند اور مہذب ہوتا ہے لیکن پیشاب کرنے پہ آئے تو کسی قیمتی اور نفیس ترین چیز کو بھی نہیں چھوڑتا۔

یورپی لوگ بھی اپنے گھر، لباس، سڑکیں، پارک اور دکانیں خوب لشکا چمکا کر رکھتے ہیں، لیکن جہاں ڈیرا جمانا چاہتے ہیں وہاں بارود برسا کر خوب صفائی کرتے ہیں۔

☆ کتے کو شریعتِ اسلامیہ میں نجس قرار دیا گیا ہے۔

یورپی لوگوں میں بھی شرک کی نجاست کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، اس پر ''کتا کلچر'' کی بے شرمی اور برہنگی نے اسے دو چند کر دیا ہے۔

کتے کی بد عادات:

☆ کتے کو ہر چیز کے سونگھنے اور چاٹنے کی عادت ہوتی ہے، اسی طرح وہ چیزوں کو ناپاک بھی کرتا ہے اور مہلک جراثیم بھی پھیلاتا ہے۔

☆ کتا ہر آنے والے شخص یا جانور کو دیکھ کر بھونکنے لگتا ہے جس سے گھروں میں آنے والے لوگ کتے کے خوف کی وجہ سے جس گھر میں کتا ہو وہاں جانے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھبراتے اور کتراتے ہیں۔

☆ کتے جہاں جی چاہے پیشاب کر دیتے ہیں یوں اکثر چیزوں کو ناپاک کر دیتے ہیں۔

☆ کتے کی عادت ہے کہ وہ ہر وقت ہانپتا رہتا ہے اس طرح اس کے سانس سے بھی مہلک جراثیم خارج ہوتے رہتے ہیں۔

☆ کتے کو اگر کوئی کھانے والی ذرا سی بھی چیز دے دے تو وہ اس کو اپنا مالک یا ہمدرد سمجھ کر اس کے پیچھے پیچھے چل پڑتا ہے۔

☆ کتا حریص ہوتا ہے، جتنی بار اس کو کھانے کے لیے کچھ نظر آئے اتنی بار اس کی طرف لپکتا ہے، پیٹ بھر بھی جائے تو کھانا نہیں چھوڑتا۔

☆ کتا جو چیز بھی پھینکیں اس کی طرف لپکتا اور ایک بار منہ میں ضرور ڈالتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جو شخص دنیا کا لالچ کرے اسے کتے سے تشبیہ دی جاتی ہے، خود اللہ تعالیٰ نے بھی ایسے شخص کو کتے ہی سے تشبیہ دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

www.KitaboSunnat.com

''دنیا مردار ہے اور اس کے چاہنے والے کتے۔'' (حسنہ الترمذی والالبانی صحیح ترمذی، کتاب الزھد: ۲۴۳۸ ابن ماجہ: ۴۱۱۲)

تمام دنیا پرست خصوصاً مشرک اور کافر تو میں حرصِ جہاں بانی اور ذوقِ قہرمانی میں کتوں سے بھی بازی لے گئی ہیں۔ ان کی حرص و لالچ کا عالم یہ ہے کہ کبھی وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغانستان کے پہاڑوں کی کانوں کے لیے اور کبھی عراق میں تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنے کے لیے اور کبھی دیگر ممالک کی املاک اور وسائل کو قابو میں لانے کے لیے مہلک بم بنانے میں مسلسل کوشاں ہیں۔

بوسنیا میں سرب کافروں نے مسلمانوں سے جو بہیمانہ سلوک کیا اور ان پر ظلم و تشدد کے جو جوہر بے آزمائے، اخبارات اس پر شاہد ہیں اور یہ سلسلہ ابھی رکا نہیں بلکہ اس کی مشق افغانستان اور عراق میں اب بھی امریکہ اور اس کے اتحادی بڑی چابکدستی سے کر رہے ہیں۔ ایک صحافی بوسنیا میں ہونے والے ظلم و تشدد کے مختلف انداز لکھتے ہوئے بیان کرتا ہے:

ہر کونامی کیمپ میں مسلمانوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں کتوں کے آگے ڈال دی گئیں جب کہ بہت سی لاشیں گاڑیوں میں بند کر کے سوروں کے باڑے میں بھجوا دی گئیں، کچھ لاشیں دریا برد بھی کر دی گئیں۔

(اردو ڈائجسٹ اکتوبر ۱۹۹۲، بحوالہ رواداری اور مغرب ص: ۴۹۸)

شاید اسی لیے یورپین حضرات کتوں اور سوروں کی پرورش اور کفالت کرتے ہیں اور ان سے دوستی کر کے مختلف داؤ سیکھتے رہتے ہیں تاکہ سگ خوئی میں مشاق ہو جائیں۔

انگریز کے ہاں کتے کا نام ٹیپو:

یورپی عیسائی اور مشرک سب اس حقیقت سے واقف ہیں کہ کتا بہر حال ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خسیس اور ذلیل جانور ہے چنانچہ انہوں نے مسلمان مجاہدین کو ذلیل کرنے کے لیے کتوں کا نام ٹیپو رکھا اور سلطان ٹیپو رحمہ اللہ کا لباس بیروں کو پہنا کر اپنی خباثتِ نفس کا ثبوت دیا۔

افسوس تو اس بات پر ہے کہ مسلمان بھی سلطان ٹیپو کے مجاہدانہ، غیور اور حمیّت سے بھرپور کردار کو تو بھول گئے اور اپنے دشمن عیسائی کی نقالی میں خود بھی کتوں کا نام ٹیپو رکھنے لگے۔

یہ تو خیر ڈیڑھ صدی قبل کا واقعہ ہے اور مسلمان عوام کا حافظہ بہت کمزور ہے، وہ دشمن کا ہر ظلم اور ہر وار بھول جایا کرتے ہیں لہٰذا ممکن ہے لاعلمی میں کتوں کا نام ٹیپو رکھتے ہوں لیکن ایک تازہ خبر ملاحظہ کیجیے!

ورلڈ فٹ بال ۱۹۹۴ء کے سلسلے میں اسپین کی کوکا کولا کمپنی نے ایک کین تیار کیا جس پر کلمہ طیبہ والا سعودی پرچم پرنٹ کیا گیا اور ایک کتا جو کارٹون کی شکل میں بنا ہوا ہے، اس پرچم کو اٹھائے ہوئے چل رہا ہے۔ اس قسم کے ہزاروں کین سڑکوں پر بکھرے پاؤں میں روندے جا رہے ہیں۔ (روزنامہ جنگ، ۳۰ جون ۱۹۹۴)

اسے کیا کہا جائے! شرات، جسارت یا حد درجے کا بغض و عداوت؟

کتوں کے ناز نخرے:

امریکی ہر سال ۳۲ ہزار ڈالر کتوں پر خرچ کرتے ہیں۔ یہ رقم کتوں کے دل پسند کھانوں اور ان کی دوا دارو پر خرچ کی جاتی ہے۔ (مکتوب محبوب خواجہ، پندرہ روزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشور:۱۶تا۳۰اپریل:۲۰۰۵)

دنیا کے تمام مسلمان ممالک اور سیاہ فام امریکیوں کو امریکی کتے زبانِ حال سے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ امریکی آقاؤں کے ہاں محبوب بننے کے لیے ہماری طرح کتے بن کر امریکی گوروں کے تلوے چاٹو اور عیش کرو! ورنہ اے سیاہ فامو! اور اللہ کی بندگی کرنے والے مسلمانو! امریکہ! اپنے جاسوس کتے بھیج کر تمہیں ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر ٹھکانے لگا دے گا۔

کتوں کے بیوٹی پارلر:

مغربی ممالک میں کتوں کی آرائش کے لیے بیوٹی پارلر ہیں جہاں ان کے پورے جسم کی آرائش و زیبائش کی جاتی ہے اور ان کے لیے طرح طرح کے کھلونے خریدے جاتے ہیں۔

(مکتوب محبوب خواجہ، پندرہ روزہ نشور، ۱۶تا۳۰اپریل، ۲۰۰۵)

ایشیائی ممالک کے بچے کوڑے کے ڈھیر سے سڑی بسی خوراک چن کر کھائیں یا کاغذ، ہڈیاں اور لوہے کے ٹکڑے اکٹھے کر کے پیٹ کی آگ بجھائیں۔ اگر ننھے منے عراقی اور افغانی بچے امریکی میزائلوں کی زد میں آ کر ان کے چیتھڑے دور دور تک فضا میں بکھر جائیں تو یہ بات ہرگز پریشان کن نہیں، امریکی خواجہ سگ پرست کے شوق جوان رہیں، مغربی ممالک بموں کھیلیں اور ان کے کتے بیوٹی پارلروں میں جا کر جتنی جی چاہے بیوٹی حاصل کریں۔ یہ کتیا کے بچے کتے ہی رہیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوق کا کوئی مول نہیں:

برطانیہ کی ملکہ نہ صرف اپنے کتوں کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلانا پسند کرتی ہیں بلکہ انہیں چاندی کی طشتریوں میں کھلایا جاتا ہے۔ محل کے ایک محافظ کے مطابق ایک نوکر پکے ہوئے گوشت، بسکٹ اور شوربے کی ڈش لے کر آتا ہے اور ملکہ اپنے ہاتھ سے ہر کتے کے لیے کھانا ملاتی ہیں اور کھلانے کے لیے چاندی کے چمچے اور کانٹے استعمال کیے جاتے ہیں۔ (روزنامہ جنگ، ۲۱ فروری ۱۹۹۴)

کتوں اور بلیوں کے حق میں وصیت:

لندن: اے ایف پی، برطانیہ میں جانوروں سے انس رکھنے والی ایک خاتون نے اپنی ساری جمع پونجی کتوں اور بلیوں کے امدادی ادارے کو دے دی۔ یہ خاتون بیوہ تھی۔ گزشتہ ستمبر میں اس کا انتقال ہوا۔ اس نے وصیت میں ۶۵ لاکھ ڈالر کے اثاثے کتے اور بلیوں کی دیکھ بھال کرنے والے ادارے کے لیے وقف کیے۔

(روزنامہ جنگ، ۱۱ مئی ۱۹۹۶)

انسان کو عموماً اپنی اولاد سب سے پیاری ہوتی ہے یا پھر، دیگر قریبی رشتہ دار، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انہی کا حصہ مرنے والے کی جائیداد میں رکھا ہے لیکن جہاں اولاد کا گلا ان کی پیدائش سے پہلے ہی گھونٹ دیا جاتا ہو اور اگر پیدا ہو بھی جائے تو اس کو ردّی چیز کی طرح آوارہ چھوڑ دیا جاتا ہو وہاں اگر اپنی جائیداد کتوں بلیوں کے لیے وقف کرنے کی روایت ہو تو یہ کوئی اَن ہونی بات نہیں، وہاں ایسے کئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنجہانی لوگ ہیں جو اپنے بعد بھی کتوں بلیوں کی عیش وعشرت کا سامان کر کے جاتے ہیں۔

کروڑ پتی کتیا کو موت کی دھمکیاں:

نیویارک (اے ایف پی) امریکہ کی ارب پتی ہوٹل مالکہ سے ورثہ میں ۱۲ ملین ڈالر حاصل کرنے والی لاڈلی کتیا (ٹربل) کو موت کی دھمکیوں کے بعد ایک فرضی نام کے ساتھ فلوریڈا منتقل کر دیا گیا ہے۔ امریکی ٹیبلائڈ نیویارک پوسٹ کی سوموار کو جاری رپورٹ کے مطابق ارب پتی آنجہانی لیونا ہمسیلے جو اگست میں انتقال کر گئی تھی کی اس کتیا کو بیس کے قریب دھمکیاں ملنے کے بعد سخت سیکورٹی میں ایک نجی جیٹ طیارے میں منتقل کیا گیا۔ نیویارک پوسٹ نے ذرائع کا نام دیئے بغیر بتایا کہ امیر ترین ''ٹربل'' فلوریڈا میں اب کسی خفیہ مقام پر رہائش پذیر ہے۔ اخبار نے دھمکیاں دینے والے مشتبہ ۵ افراد کا نام نہیں بتایا۔ لاڈلی کتیا کے ٹرسٹ فنڈ کے انچارج جان کوڈے نے پچھلے ہفتے سی بی ایس ٹی وی کو بتایا تھا کہ کتے کو اغوا کرنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ''ٹربل'' کی سیکورٹی، میڈیکل کیئر، شیف کے تیار کردہ کھانوں اور دیگر ضروریات کا خرچ ۳ لاکھ ڈالر سالانہ ہے۔ کتیا فلوریڈا لائے اسٹیٹ میں قیام پذیر تھی۔ نیویارک پوسٹ نے لیونا ہمسیلے کو کمینوں کی ملکہ قرار دیا جس نے اپنے دونوں پوتوں کو اپنی وصیت سے خارج کر دیا تھا جبکہ دو دیگر کو اس شرط پر ۵ ملین ڈالر دینے کی وصیت کی تھی کہ وہ سال میں کم از کم ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار اپنے مرحوم باپ کی قبر پر ضرور جائیں گے۔ وصیت میں مزدی لکھتا ہے کہ ''ٹربل'' کو مرنے کے بعد ہمسیلے اور اس کے آنجہانی شوہر ہیری کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۴ دسمبر، ۲۰۰۷ء)

واہ! صاحب کتیانہ ہوئی ملکہ برطانیہ ہوئی جس کی رہائش کے لیے ۲۸ کمروں پر مشتمل وسیع رہائش گاہ ہے اور اس اکیلی جان کا خرچ ۳ لاکھ ڈالر سالانہ ہے۔

کبھی خاتون کا کھبو کتا:

نیو یارک کی خاتون جون جلسن نے مین ہٹن کے علاقے میں لیفٹ ہینڈز دکان کھوئی جس میں بائیں ہاتھ سے کام کرنے والوں کے لیے ہر طرح کی اشیا تھیں۔ جون نے خود ایک بار بتایا کہ وہ ہاتھ ہی نہیں بلکہ آنکھ، پیر اور کان سے بھی کبھی تھی۔ اس نے کہا، میرا کتا یہاں نہیں میں نے تو اسے بھی بائیں ہاتھ سے مصافحہ کرنا سکھایا ہے۔ (بائیں ہاتھ والوں کی دنیا، ص:۶۵)

کتوں کا یتیم خانہ:

سڈنی میں ایک عجیب وغریب یتیم خانے کا انکشاف ہوا ہے۔ جہاں ماں باپ سے محروم ''کتوں'' کو رکھا جاتا ہے اور ان یتیموں کو گود میں لینے کے خواہش مند فون پر رابطہ کر کے یتیم خانے کی انتظامیہ سے اس سلسلے میں درخواست کرتے ہیں۔ اس یتیم خانے کے چیف ایگزیکٹیو کا کہنا ہے کہ اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اس یتیم خانے کو اس قدر پذیرائی ملے گی۔ اس کا کہنا ہے کہ ان کتوں کو گود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینے کے خواہش مندوں کی جانب سے یتیم خانے کو ہر ایک منٹ میں ۱۰۰۰ ٹیلی فون کالز موصول ہوتی ہیں۔ (فرائیڈے اسپیشل)

ہمیں اس خبر ہی سے یہ معلوم ہوا کہ کتے بھی یتیم ہوتے ہیں۔ چلے یہ بھی اچھا ہوا، کہ ''کتا کلچر'' کو عام کرنے والی قوم کتوں کے باپ اور ماں کے بارے میں حساس بھی ہے اور جن کتوں کے ماں باپ نہ ہوں ان پر ترس کھا کر انہیں کسی مشفق سرپرست کی گود میں دینے کا وصف بھی رکھتی ہیں۔

ورنہ روزانہ اخبارات تو یہی سرخیاں لگاتے ہیں کہ کتوں کی ہمدرد اور سرپرست قوم انسانوں کے بچوں کو یتیم کرنے میں اس قدر مشاق ہے کہ وہ غلطی سے بھی میزائل پھینکے تو وہ کسی مسلمان ملک کے بچوں ہی کو یتیم اور اپاہج کرنے کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ جب کہ سوچ سمجھ کر یہ قوم گزشتہ کئی صدیوں سے مسلسل مسلمان آبادی کو بانجھ کرنے اور مسلمان بچوں کو یتیم کرنے کے مختلف طریقے ایجاد کرتی آرہی ہے۔ حالیہ دہائی میں اس نے ''اسامہ تلاش'' اور ''اسامہ مار'' طریقہ ایجاد کیا ہے اور یہ اس قدر ٹاپ پر جا رہا ہے کہ لمبے پتلے، باریش اسامہ کے رعب میں امریکہ پاگل اور غضب ناک جن کی طرح ''اسامہ بُو، اسامہ بُو'' پکار پکار کر ..... مسلمان ممالک کے پہاڑوں، شہروں، ہسپتالوں اور اسکولوں کو میزائلوں سے اڑانے میں مصروف ہے لیکن وہ مسلمان ہی کیا جس کا رعب رتی بھر بھی دشمن کے دل سے کم ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ لاکھوں بچوں، عورتوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان شہریوں کو بارود سے بھوننے کے باوجود اسامہ کو نہ وہ مار سکے، نہ زندہ پکڑ سکے، اگر امریکہ کو اپنے فوجی اور جاسوسی کتوں پر ناز ہے تو آخر اسامہ نے بھی خالد بن ولید، طارق بن زیاد اور صلاح الدین ایوبی جیسی مومن اور شجاع لوگوں کو جنم دینے والی ماں کا دودھ پیا ہے۔ اسامہ بھی بفضل اللہ یہ کہنے میں حق بجانب ہے ؎

کوئی ہم سا ہو تو سامنے آئے

شوہر سے زیادہ کتوں سے محبت:

انگلینڈ میں کیے گئے ایک سروے کے مطابق خواتین کے دل میں اپنے شوہروں سے اپنے کتوں کی محبت زیادہ جگائی جاتی ہے اور گھر سے دوری کی صورت میں ان خواتین کو اپنے شوہروں سے زیادہ اپنے پیارے کتوں کی یاد ستاتی ہے۔
(فرائیڈے اسپیشل)

جس کی وجہ یہ ہے کہ یورپی عورتوں کا شوہر موجود نہ ہو تو وہ کسی اور مرد کو بوائے فرینڈ بنا کر اپنا کام نکلوا لیتی ہیں، لیکن کتا ان کا وہ وفادار معشوق ہے جو ہمہ وقت ان سے وفاداری کرتا اور دم ہلا ہلا کر ان کے آگے پیچھے پھرتا ہے جب کہ یورپی شوہر اپنی بیوی کے آگے پیچھے پھرنے کی بجائے جس عورت کے جی چاہے آگے پیچھے پھریں۔ کوئی بیوی کسی عدالت میں ان کے اس ہرجائی پن، دل پھینک اور حیا پھینک بلکہ بیوی پھینک رویے کی شکایت بھی نہیں کرتی۔ یہی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہاں خواتین نے مرد نما شوہروں سے مایوس ہو کر کتوں سے شادی کرنا شروع کر دی ہے، ادھر شوہر حضرات نے بھی اپنے ہم جنس مروں، کتوں اور مینڈکوں وغیرہ سے نکاح کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ماہنامہ بیدار مارچ ۱۹۹۹ میں خبر ہے کہ امریکہ میں کتوں اور مینڈکوں کے ساتھ نکاح کرنے کی روایت عام ہو رہی ہے۔

ہم جنسوں میں باہم شادی:

یورپی عدالتیں یہ قانون پہلے ہی پاس کر چکی ہیں کہ جو جس جانور یا چیز سے چاہے شادی کرے۔ حیوانِ ناطق کا صرف حیوانِ ناطق سے شادی کرنے کا نظریہ فرسودہ انسانی خیال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے شادی کرنا قدیم فیشن کا رُوپ دھار چکا ہے۔ سب سے پہلی دو مردوں کی شادی ہالینڈ میں ۱۹۶۵ میں ہوئی۔ (ماہنامہ الہدا ہب شمارہ ستمبر ۱۹۹۱ لاہور)

اس شادی کو مذہبی جواز دینے اور پوری طرح قبولِ عام بنانے میں پادریوں اور دانش وروں نے بھی خوب حصہ لیا۔ کوپن ہیگن (جنگ نیوز) میں ہم جنس پرستوں کی شادی اون ہال میں ہوئی۔ یہ شادی ایک پادری اور ماہر نفسیات کے درمیان ہوئی۔ خیال رہے کہ ڈنمارک میں ہم جنس پرستوں کی شادی کی اجازت ایک قانون کے تحت دے دی گئی ہے۔ خیال ہے کہ جلد ہی اس قسم کی دس ہزار شادیاں ہوں گی۔ (نسیم روحانی نیلسن دسمبر ۱۹۸۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جی ہاں! بڑی تیزی کے ساتھ ایسی شادیاں مقبول ہوئیں اور پھر گیارہ سال بعد ٹائمز آف انڈیا ۳۰ جون ۱۹۹۸ کی ایک خبر کے مطابق ۲۹ جون کو نیویارک میں اڑھائی لاکھ ہم جنس پرستوں نے جلوس نکالا۔ (الدعوہ: اگست، ۱۹۹۸)

اگر یورپ میں شادی کے بارے میں یہ قلابازیاں کھاتے رجحانات مزید اتھاہ گہرائیوں کی طرف بڑھتے گئے تو امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی اہل یورپ اس بات پر غور کرنے کے لیے کانفرنسیں بلائیں گے کہ کتوں، کتا دوست یورپیوں اور مینڈکوں وغیرہ کے ملاپ سے عورتوں نے کتوں کے بچے اور کتیوں نے ''بیوی پھینک'' مردوں کے بچے دینے شروع کر دیے تو ان بچوں کو مغربی معاشرے کا حصہ کیسے بنایا جائے گا اور کتا کلچر پر اس کی مزید کون کون سی منحوس اثرات کی شکنیں پڑیں گی۔

اس سے قبل حرامی بچوں کی کثرت کے مسئلے پر یورپی اقوام نے بڑی سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ ان بچوں کو بھی قانونی میاں بیوی کی اولاد کے برابر درجہ دیا جائے اور ان کے لیے حرامی کی بجائے کوئی نرم اور قابل قبول لفظ استعمال کیا جائے۔

کتوں کے ساتھ شادی:

ڈاکٹر عامر لیاقت حسین لکھتے ہیں:

ڈنمارک کا محکمہ سیاحت وثقافت کا بیان ہے کہ ہمارے یہاں جانوروں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملے میں بھی اس حد تک آزادی ہے کہ بعض سرکاری اور غیر سرکاری ادارے ان نر کتوں، گدھوں اور سوروں کو تلاش کرتے ہیں جن کی مادہ مر گئی ہے اور پھر رضا کارانہ طور پر ہمارے ملک کی عورتیں ان سے باقاعدہ شادیاں کرتی ہیں اور شادی کی دستاویزات کے مطابق آدھی جائیداد بھی ان کتوں، گدھوں اور سوروں کا قانونی حق قرار پاتی ہے۔ ہمارے نزدیک جانوروں کی تنہائی دور کرنے کا اس سے بہتر طریقہ پوری دنیا میں اور کہیں رائج نہیں۔ قارئین چاہیں تو سرچ Deanmark میں جا کر ایسی ویب سائٹس اور میگزینز دیکھ سکتے ہیں جو سرکاری طور پر جانوروں کے شادی دفتر کے طور پر کام کرتے ہیں اور ڈنمارک کی گوریاں وہیں سے اپنے دولہوں کا انتخاب کرتی ہیں۔

(روزنامہ اسلام اتوار، ۳۰ صفر ۱۴۲۹ھ۔ ۹ مارچ ۲۰۰۸ء)

کتوں اور بلیوں کو ساتھ سلانا:

واشنگٹن (اے ایف پی) امریکہ میں پالتو جانور رکھنے والوں میں سے تقریباً تہائی افراد اپنے پالتو بلی اور کتوں کو اپنے ساتھ بستر میں سلاتے ہیں۔ سروے کے مطابق ۶۹ افراد کتوں اور بلیوں کو ساتھ سلاتے ہیں اور ۶۵ فی صد افراد ان کے لیے تحائف بھی خریدتے ہیں۔ سروے میں ۲۴۵۵ افراد نے حصہ لیا۔

(نوائے وقت ۱۲ دسمبر، ۲۰۰۷ء)

امریکی جارج بشوں کے ہاں بھلا شب بسری کے لیے کتے بلیوں سے بہتر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا چیز ہو سکتی ہے۔

شوہر کا کتا، بیگم سے بھی پیارا:

چین میں ژاؤ فانگ نامی خاتون کے فلیٹ کا حلیہ اس کے شوہر کے کتے ''وولف ہاونڈ'' نے بگاڑ دیا۔ خاتون نے کتے سے جان چھڑانے کے لے غنڈوں کی مدد لینے کا سوچا، سازش کا بھونڈا پھوٹنے سے بے چاری ژاؤ فانگ کو لینے کے دینے پڑ گئے اور شوہر نے طلاق کا نوٹس بھیج دیا۔ (روزنامہ اسلام، چراغ بکف از خاور چوہدری، عنوان کتے تیں تو آتے)

''بیگم کی بلی'' جیسا خوبصورت اور معصوم سا ڈرامہ تو ہم بھی بچپن سے نصابی کتب میں پڑھتے آئے ہیں۔ یہ معلوم نہیں تھا کہ ''میاں کے کتے'' کے لیے باقاعدہ غنڈوں کی ٹیم درکار ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ کتا دوستی بیوی سے زیادہ بچانے اور نبھانے کے قابل ہے۔

اس خبر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کتوں بھرے ممالک کے تاجدارِ حق آزادی کشمیر کے خلاف اگر اقوامِ متحدہ اور ویٹو پاور رکھنے والے غنڈوں کی مدد حاصل کر لیں تو یہ کوئی اَن ہونی بات نہیں۔

اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

ڈاگ شو:

فرنگی لوگ ہر چیز کو شوکرنے اور اس کا شو کرانے میں بڑی مہارت رکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً فیشن شو، عورتوں کا مقابلہ حسن شو۔

چنانچہ یورپی ممالک میں بڑے پیمانے پر ''ڈاگ شو'' کیا جاتا ہے۔ جس کا آغاز ۱۸۳۰ میں ہوا، پھر ۱۸۴۰ میں لندن میں ڈاگ شو ہوا۔ پھر یہ شو ہر سال بہت سے ملکوں میں ہونے لگے۔ (سنڈے میگزین ۲۲ جولائی ۲۰۰۱ از عامر شکیل عامر)

فرنگیوں میں کتا شماری کا ذوق:

فرنگی قوم کی کتوں سے محبت کا یہ عالم ہے کہ ان کے ممالک میں اتنے انسان پیدا نہیں ہو رہے یا پیدا نہیں ہونے دیے جاتے جتنے زیادہ کتے پیدا ہوتے ہیں۔ دل چسپ بات یہ کہ وہ قوم کتوں کی کتا شماری میں بھی خوب دل چسپی رکھتی ہے چنانچہ خبر یہ ہے کہ یورپی دنیا میں ۱۲۰ سے ۱۵۰ ملین تک کتے پائے جاتے ہیں صرف امریکہ میں کتوں کی تعداد ۳۵ ملین کے قریب ہے۔ جب کہ سات سے آٹھ ملین فرانس میں..... پانچ سے چھ ملین جرمنی میں..... چار سے تین ملین اٹلی میں.....اور ایک ملین کتے بیلجیم میں پائے جاتے ہیں۔

(سنڈے میگزین ۲ جولائی ۲۰۰۱ از عامر شکیل عامر)

اس خبر میں ایشیائی ممالک کے بارے میں نہیں بتایا گیا کہ ان میں کتوں کی تعداد کتنی ہے اور نہ ہی کسی اسلامی ملک کا ذکر کیا گیا ہے جب کہ مغربی ممالک کے اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ کتے کی افزائش ان ممالک میں روز افزوں ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں ستر کروڑ کتے انسانوں کے لیے شدید خطرہ:

برازیل کے ایک ادارے کی تحقیق کے مطابق دنیا میں کتوں کی بڑھتی ہوئی آبادی انسانی آبادی کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا میں ستر کروڑ کتے ہیں، جن کی تعداد چند سال میں دگنی ہو جانے کا خطرہ ہے۔ یورپ اور امریکہ جیسے ممالک میں کتوں کے کاٹنے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ اس خبر کو ایک صحافی نے ان لفظوں میں پیش کیا:

ستمبر ۲۰۰۳ میں برازیل کے شہر ریوڈی جینرو میں کتوں کے موضوع پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں یہ جائزہ لیا گیا کہ دنیا میں پائے جانے والے ساٹھ کروڑ کتے جب اگلے دس برس کے دوران دوگنے ہو جائیں گے تو معصوم بچوں اور عام شہریوں کو ان کے کاٹنے سے کیسے بچایا جا سکے گا۔ اس کانفرنس میں کتوں کی بجائے ان کے مالکوں کی تربیت پر زور دیا گیا اور کہا گیا کہ کتے کے غیر ذمہ دارانہ رویے کی سزا مالک کو ملنی چاہیے۔ اگر کوئی کتا کسی شہری کو کاٹتا ہے تو اس کے مالک کو قید کیا جانا چاہیے جس طرح جنوبی امریکہ کے ایک چھوٹے سے ملک کوسٹاریکا میں رائج ہے۔

اس تین روزہ کانفرنس کا انعقاد جانوروں کی حفاظت کے لیے قائم کی گئی ورلڈ سوسائٹی فار پروٹیکشن آف اینی ملز نے عالمی ادارہ صحت کے تعاون سے کیا تھا۔

(روزنامہ اسلام، چراغ بکف از خاور چوہدری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر کی سرخی دیکھی تو خیال یہ تھا کہ یورپ کے ان چوٹی کے دانش وروں نے کتے کی فیملی پلاننگ کرنے کے طریقوں اور اس کے لیے سبز چابی جیسے ٹیکوں اور گولیوں وغیرہ کی ایجاد اور انہیں ہر کتے تک پہنچانے اور اس کی تشہیر کرنے کے بارے میں سوچا ہوگا۔ نیز یہ بھی زیرِ بحث آیا ہوگا کہ کتوں سے کہا جائے کہ وہ دیر سے شادی کریں ورنہ خوامخواہ ان کی آبادی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ تفصیل پڑھ کر پتا چلا کہ یورپی معاشرہ کتوں کی آبادی میں اضافے اور اس کے مسائل سے بخوشی نبٹنے اور کتوں کی بڑھتی ہوئی آبادی پر بلیوں اچھلنے کے لیے سراپا انتظار ہے، کیونکہ یورپ میں ماں، بہن، باپ بھائی، بیٹے بیٹی، شوہر اور بیوی تمام رشتوں کی کمی پوری کرنے کا کام کتوں سے لیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب یتیم کتوں کو مخیّر حضرات گود لے رہے ہیں اور بعض لوگ کسی بندہ بشر سے شادی کرنے کی بجائے کتے سے شادی رچا رہے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ اہلِ یورپ کے دانش وروں کی عقل یہ کہتی ہے کہ فیملی پلاننگ کی ضرورت انسان کو اس لیے ہے کہ وہ معیارِ زندگی کو عیش پرستی کی حد تک لا سکے جب کہ کتوں کو عیش کرانے کے لیے اہلِ یورپ خود کافی ہیں۔ جنھوں نے کتوں کی بہبود پر غور کرنے کے لیے بین الاقوامی کانفرنس منعقد کر کے کروڑوں روپیہ خرچ کیا۔

یوں لگتا ہے کہ مالتھس کی شروع کی ہوئی بہبود آبادی مہم کی وجہ سے دنیا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کم ہوتے جائیں گے لیکن کتوں کی آبادی اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ مستقبل میں یورپین حضرات جو ڈارون بن لنگور کی اولاد ہیں، انہیں سنبھالنے کے لیے کتوں اور کتیاؤں کو لنگوٹا کسنا پڑے گا۔

کتوں کے قتلِ عام پر احتجاج:

جناب زاہد اقبال اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

یہ چین کا دارالحکومت بیجنگ ہے جس کی شاہراہ پر مرد اور خواتین جمع ہیں، انہوں نے بینرز، پلے کارڈز اٹھا رکھے ہیں، جن پر کتوں کے قتلِ عام کے خلاف احتجاجی نعرے درج ہیں، اس کے ساتھ کتوں کے ماڈل بھی اٹھائے ہوئے ہیں جن پر درج ہے: Do Not Hurt Me Please. (پلیز! مجھے قتل مت کیجیے)

جب میں نے ایک معاصر روزنامے میں یہ تصویر دیکھی تو افسوس اور ندامت سے میرا سر جھک گیا اور یہ سوچنے لگا کہ کتوں کے قتلِ عام کے خلاف تو احتجاج ہوتا ہے اور مسلمانوں کو جو خون کی ندیوں میں نہلایا جا رہا ہے، ان کے بوڑھوں، جوانوں، بچوں اور عورتوں پر جو آتش و آہن کی بارش کی جاتی ہے انہیں جس طرح جبر و تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے، انہیں جس طرح خصوصی جیلوں میں قید کیا جاتا اور بہیمانہ تشدد سے گزارا جاتا ہے، اس کے خلاف کوئی قابلِ ذکر احتجاج کیوں نہیں کرتا؟ (کتوں کے خلاف قتلِ عام کا احتجاج اور مسلمانوں کی بے حسی، روزنامہ اسلام)

مزید لکھتے ہیں: آج کی ''مہذب'' دنیا درختوں، جانوروں، پرندوں حتّٰی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درندوں تک کے حقوق کو تسلیم کرتی اور ان کی حیات اور بقا کے لیے سرگرمِ عمل ہے ۔ان کے لیے باقاعدہ تنظیمیں قائم ہیں۔این جی اوز بنی ہوئی ہیں، فنڈز مختص کیے جاتے ہیں اور جہاں کہیں جس ملک میں ان کے حقوق پامال ہو رہے ہیں، اس ملک کو ان حقوق کی حفاظت کے لیے تنبیہ کی جاتی ہے اور مسلسل خلاف ورزی کی صورت میں مختلف پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ دوسری طرف یہ لوگ مسلمانوں کو انسان ماننے کے لیے بھی تیار نہیں اور انہیں جانوروں کے برابر حقوق دینا بھی انسانیت کی توہین سمجھی جاتی ہے۔(بحوالہ سابق)

کتے کو کچا چبا جانے کی ایک تصویر:

روزنامہ نوائے وقت میں ایک تصویری خبر چھپی ہے جس کے نیچے لکھا ہے، نجف کا کنٹرول سنبھالنے کی پہلی سال گرہ کے موقع پر ایک تقریب میں عراقی فوجی مہارت دکھانے کے لیے خرگوش اور کتے کو کھا رہے ہیں جب کہ تیسرا چھری کے ساتھ کتے کو مار رہا ہے۔(۱۱جنوری ۲۰۰۸)

''کتے کھانی کرنا'' اور ''کچا چبا جانے'' کا محاورہ تو سنا تھا لیکن اس تصویری خبر میں اس محاورے کو سچ مچ کر کے بھی دکھایا جا رہا ہے۔ یہ علم نہیں ہو سکا کہ یہ کون سے عراقی فوجی ہیں یقیناً ہاتھی دانت کی طرح دیکھنے دکھانے کی غرض سے خریدے گئے عراقی فوجی ہی ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بش کتے کو آخری بوسہ:

ہاں قارئین محترم! یاد آیا! کہ ۱۵ ذوالحجہ (۱۴ دسمبر ۲۰۰۸) کو جارج بش اپنی صدارت کی مدت ختم کرنے کے بعد آخری مرتبہ عراق کا دورہ کرنے گیا، جہاں اس نے اپنی فوجوں کے ذریعے لالچ کے نوکیلے پنجے گاڑ رکھے ہیں اور مسلمان مجاہدین سے تابڑتوڑ دانت تڑوانے اور ہڈیاں چور کروانے کے باوجود وہاں سے بھاگنے کی اپنے اندر جرات نہیں پا رہا۔ اس نے وہاں پریس کانفرنس کی تو خطاب کے دوران ایک حسان بن ثابت صفت صحافی نے اپنا جوتا اتار کر بش کے اس منہ پر دے مارا جس منہ سے اس نے صلیبی جنگ کا نعرہ لگا کر بغداد عروس البلاد کو اجاڑنے کا حکم دیا تھا۔ صحافی نے جوتا مارتے ہوئے کہا:

It Is a Far Well Kiss You Dog.

''او کتے! یہ ہماری جانب سے تجھے آخری بوسہ ہے۔''

امریکیوں کا کتے کے متعلق ایک سروے:

عطاء الحق قاسمی صاحب نے اپنے لکھنوی دوست حیدر طباطبائی کی ایک کتاب میں نقل کردہ ایک سروے کا ذکر کیا ہے۔ یہ سروے امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں محکمہ انجمن ملی از حیوانات (انگلش نام کا ترجمہ) نے کتوں سے متعلق مختلف سوالات بھیج کر عوام سے جوابات وصول کرنے کی غرض سے کیا۔ سروے میں ان کو ایک لاکھ پچھتر ہزار لوگوں کے جوابات موصول ہوئے۔ یہ سوالات مع جوابات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل میں دیے جا رہے ہیں جن کے آخر میں عطاء الحق قاسمی صاحب کا تبصرہ بھی من وعن دیا جا رہا ہے۔

۱۔آپ اپنے کتے کو زیادہ چاہتے ہیں یا اپنی بیگم کو یا شوہر کو؟

دو تہائی لوگوں کا جواب تھا کہ بیوی کو اس وقت چاہتے ہیں جب وہ کتے کو پیار کرتی ہو اور خواتین میں سے پچاس فی صد سے زیادہ کا جواب تھا کہ وہ شوہر سے زیادہ کتے کو چاہتی ہیں۔

۲۔اگر آپ کے پاس تھوڑی سی غذا ہو اور آپ اور آپ کا کتا دونوں بھوکے تو وہ غذا آپ خود کھائیں گے یا کتوں کو کھلا دیں گے؟ www.KitaboSunnat.com

ایک لاکھ پچاس ہزار افراد کا جواب تھا کہ ہم غذا پہلے اپنے کتے کو کھلائیں گے کیوں کہ اگر ہم بھوک سے ہلاک بھی ہو گئے تو کیا، کتا تو محفوظ رہے گا۔

۳۔کیا آپ کے کمرے میں آپ کا کتا بھی سوتا ہے؟

ایک لاکھ تیس ہزار افراد کا جواب تھا کہ ہم اپنے شوہروں کی بجائے اپنے کتوں کے ساتھ پلنگ پر سوتے ہیں اور شوہر سامنے والے صوفے پر آرام کرتے ہیں لیکن خراٹے دونوں لیتے ہیں۔

۴۔اگر آپ کا کتا مر جائے تو کیا آپ واقعی آنسو بہائیں گے؟

کتے کے مرنے پر ہم سبھی روتے ہیں اور زندگی بھر اس کو یاد کر کے روتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ کیا آپ کا کتا آپ کی نظروں میں انسانوں سے بہتر ہے؟

تقریباً تمام لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہم کتے کو فوق الحیوانات کا درجہ دیتے ہیں اور وفاداری میں اس کو انسان سے بڑھ کر جانتے ہیں لیکن پچاس ہزار افراد نے لکھا کہ کتا ہمیشہ ہر بات میں ہر کسوٹی پر انسانوں سے بہتر اترتا ہے۔

۶۔ اگر آپ کا کتا آپ کے چھوٹے بیٹے کو کاٹ لے اور بچہ اس کو پتھر مار دے تو آپ فوری توجہ کس طرف دیں گے، چیختے ہوئے کتے یا روتے ہوئے بچے کی طرف؟

ہم کوشش کرتے ہیں کہ کتے اور بچے کو برابر آرام ملے۔

۷۔ اگر آپ کا کتا اور شوہر دونوں بیمار ہو جائیں تو آپ پہلے کس کے لیے ڈاکٹر بلائیں گی؟

پہلے ہم کتے کے لیے ڈاکٹر طلب کریں گے پھر شوہر یا بیوی کے لیے۔

۸۔ کیا آپ کو دفتر یا محافل میں کتے کی یاد ستاتی ہے؟

سب کا جواب تھا کہ ہم ہمہ وقت کتے کی فکر میں رہتے ہیں۔

۹۔ آپ اپنی بیگم یا شوہر کو بوسہ دے کر خوش ہوتے ہیں یا اپنے کتے کو؟

(اس کا جواب چھوٹ گیا ہے غالباً کمپوزر سے)

۱۰۔ اگر ہمسائے کے گھر میں کوئی مصیبت آ جائے اور اس وقت کتا بھی کسی مصیبت سے دوچار ہو تو آپ پہلے کس کی کمک کریں گے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کا جواب تھا پہلے کتے کی کمک کریں گے پھر ہمسائے کی۔

اس سروے میں انسانوں کی جتنی توہین کی گئی ہے اس کا برا ماننے کی ضرورت نہیں بلکہ اس میں ایک خوشی کا پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ توہین کرنے والے اپنی توہین میں بھی خود کفیل واقع ہوئے ہیں۔ ان پر ہماری اوقات واضح تھی۔ اس سروے کے نتیجے میں اب ان کی اوقات ہم پر بھی واضح ہو گئی۔ ''ایک صاحب بیمار ہو گئے تو اپنے بیٹے سے کہنے لگے: مجھے جانوروں کے ہسپتال لے جاؤ۔ بیٹے نے کہا: آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ انسان ہیں، میں آپ کو انسانوں کے ہسپتال لے کر جاؤں گا۔ اس پر والد نے سرد آہ بھری اور کہا: میں کہاں کا انسان ہوں، صبح اٹھتا ہوں تو گھوڑے کی طرح چاق و چوبند ہوتا ہوں، سارا دن گدھے کی طرح کام کرتا ہوں، شام کو گھر جاتا ہوں تو میرے ساتھ کتے جیسا سلوک ہوتا ہے اور رات کو بھینس کی طرح کھانا کھا کر سو جاتا ہوں۔ میں کہاں کا انسان ہوں مجھے جانوروں کے ہسپتال لے چلو۔'' یہ صاحب اگر مغرب میں ہوتے تو انہیں اپنی قدر و قیمت کا احساس ہوتا۔ چنانچہ اس سروے سے اگر کسی کو تکلیف پہنچی ہوگی اور وہ احساسِ محرومی کے عذاب میں مبتلا ہو گئے ہوں گے۔ باقی رہے ہم اہلِ مغرب ہم تو اہلِ مغرب کے ہاتھوں اپنی ذلت پر پہلے بھی خوش تھے، آج بھی خوش ہیں۔

(ماہنامہ بیداری اکتوبر 2009ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم

ہمارے معاشرے میں کتا

ہمارے ہاں برصغیر کے مسلمانوں میں سے جاہل طبقہ بھی کتے لڑانے کا شائق رہا ہے لیکن یہ بہت کم لوگ تھے۔ کتے پالنا اور ان کو لڑانا، بٹیر پالنا، کبوتر بازی کرنا، مرغ لڑانا، تاش کھیلنا، بکروں کو ٹکریں مار کر لڑنا سکھانا، چوسر کھیلنا، پتنگ لڑانا، غرض اس قسم کے گھٹیا کام بہت ہی گھٹیا لوگوں میں رائج تھے، شرفاء حیادار اور وضع دار مسلمانوں نے کبھی بھی اس قسم کے کام نہیں کیے اور اپنے بچوں کو بھی ان گھٹیا کاموں کے قریب نہیں پھٹکنے دیتے تھے اور نہ ہی ان بچوں سے اپنے بچوں کا کھیلنا پسند کرتے جو ان گھٹیا کاموں کے شائق ہوتے۔

لیکن دورِ حاضر میں میڈیا کی آمد اور یورپ میں آمدورفت کے باعث اکثریت اپنی موروثی شریفانہ صفات سے دور ہوتی جا رہی ہے۔

اب اکثر گھروں میں بچے کتوں کے ساتھ کھیلتے نظر آتے ہیں۔ سڑکوں پر سیر کرتے ہوئے مرد حضرات کتوں کی زنجیر پکڑے ساتھ ساتھ کتوں کو بھی ورزش کراتے ہیں۔ بعض لوگ سجاوٹ کے لیے کتے کا مجسمہ گاڑیوں اور گھروں میں رکھتے ہیں۔ سڑکوں اور چوراہوں پر نمکو، جوس، رومال وغیرہ بیچنے والوں کی طرح اب تو کتے کے پلے بیچنے والے بھی عام نظر آتے ہیں اور خواہی نخواہی وہ گاڑی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیشے سے اندر کر دیتے ہیں تا کہ آپ دیکھ کر خریدنے کا فیصلہ کر سکیں۔ خاور چوہدری لکھتے ہیں:

پشاور کے شاہی باغ کے قریب برسہا برس سے کتوں کی منڈی لگ رہی ہے۔ ہفتے میں دو دن کتوں کا کاروبار ہوتا ہے۔ دیگر شعبوں کی طرح اس دھندے میں بھی چوری اور دو نمبری کا طریقہ رائج ہے۔ ایشین، جرمن، شیفرڈ، رشین، پیپز، پوائنٹر شکاری اور لڑاکا کتے چرائے جاتے ہیں اور بعد میں یہاں فروخت ہوتے ہیں۔ کم تر نسل کے کتوں کو دھوکا دہی سے اعلیٰ بنا کر فروخت کیا جاتا ہے۔

(کالم چراغ بکف روزنامہ اسلام)

گویا ایک مسلمان ملک میں کتوں کی خرید و فروخت کا سلسلہ کھلے عام جاری ہے۔

کتوں سے اس تمام شغف کے باوجود جنرل صاحب کو اپنی قوم سے یہ شکایت ہے کہ وہ کتا دوست قوم نہیں۔ چنانچہ جنرل پرویز مشرف صاحب نے ۱۲ مئی ۲۰۰۶ء کو لاہور میں یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز کے پہلے سالانہ کانووکیشن کے خطاب میں کہا تھا: ''ہم جانور دوست قوم نہیں ہیں کتوں کے ساتھ بہتر سلوک نہ کرنے کی وجہ سے۔ دیکھا گیا ہے کہ وہ ضرورت سے زیادہ اطاعت گزار ہوتے ہیں جب کہ ان کے مقابلے میں غیر ملکی کتے زیادہ چوکس اور متحرک ہوتے ہیں۔ میں نے اس بات کا مشاہدہ زلزلہ کے دوران کیا، ہمارے کتے دیکھے سے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر ملکی کتے ہوشیار تھے۔"

(کتے تیں تو آتے، چراغ بکف از خاور چوہدری، روزنامہ اسلام)

لگتا ہے جناب صدر پرویز مشرف کو کتوں سے کچھ زیادہ ہی ہمدردی ہے اور انہیں اس بات پر افسوس ہے کہ اہلِ پاکستان کتوں سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کتے کو اپنی گود میں لے کر تصویر کھنچوائی اور اخبارات میں بھجوائی تھی۔

کلام اللہ میں کافر کی تشبیہ کتے سے:

مسلمان اور کافر میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کا مطلوب اور پسندیدہ انسان ہے۔ یہ اپنے رب کی عطا کردہ اعلیٰ اور مہذّب تہذیب کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منصبِ امامت عطا کیا ہے جس کا یہ تقاضا ہے کہ مسلمان اپنے آپ کو اعلیٰ اور اشرف عادات کا حامل بنائے اور ان امور سے گریز کرے جو اس کے رب کا بندہ بننے میں آڑے آئیں اور اس سے انسانی شرافت و نجابت کا بلند مقام چھین لیں۔

اللہ تعالیٰ نے کافروں کو کتوں سے تشبیہ دی فرمایا:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ. وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ. (الاعراف:۱۷۶، ۱۷۵)

''اے نبی! آپ انہیں اس شخص کا حال سنایئے جسے ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں لیکن وہ ان (کی پابندی) سے نکل بھاگا۔ پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا چنانچہ وہ گمراہ ہو گیا اور اگر ہم چاہتے تو ان نشانیوں سے اس (کے درجات) کو بلند کر دیتے مگر وہ تو پستی کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے لگ گیا۔ ایسے شخص کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو بھی ہانپتا ہے اور نہ کرے تو بھی ہانپتا ہے۔ یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ آپ ایسے قصے ان سے بیان کرتے رہیے شاید کہ یہ لوگ کچھ غور و فکر کریں۔''

تیسیر القرآن کے مرتب اس کی تشریح میں یوں لکھتے ہیں:

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قومِ یہود میں سے کسی ایسے شخص کی مثال دی ہے جو بہت عبادت گزار اور مستجاب الدعوات تھا لیکن وہ دنیوی فائدے حاصل کرنے کی طرف پڑ گیا اور بالآخر شیطان کے ہتھے چڑھ گیا۔ یوں وہ ارفع مقام سے گر کر پستیوں تک پہنچ گیا۔ اس جیسے شخص کی مثال اللہ نے کتے سے دی جس کی حرص اور لالچ کا یہ عالم ہوتا ہے کہ کوئی اس کی طرف پتھر پھینکے تو وہ ہڈی یا روٹی کا ٹکڑا سمجھ کر اس کی طرف لپکتا ہے۔ پھر وہ اسے نوچتا اور ایک بار منہ میں ضرور ڈالتا ہے۔ اس کی زبان ہر وقت باہر نکلی اور رال ٹپکتی رہتی ہے اور ہر چیز کو اس لیے سونگھتا پھرتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ کھانے کی بُو پا سکے۔اس کی حرص کا یہ عالم کہ اگر اسے کہیں سے مردار مل جائے اور وہ اس کی ضرورت سے زیادہ ہو تو بھی اس کی کوشش ہوتی ہے کہ دوسرا کتا اس کے ساتھ یہ مردار کھانے میں شریک نہ ہو۔یہی مثال دنیا کے کتوں پر اس آتی ہے جو اپنی نفسانی خواہش اور دنیوی مفادات کی خاطر اچھی سے اچھی قدریں قربان کر دیتے ہیں۔

کتا نجس العین:

اسلامی تعلیمات کی رو سے کتا نجس العین ہے۔دوسری تمام نجاستیں کسی چیز کو لگ جائیں تو وہ چیز دو تین بار دھونے سے پاک ہو جاتی ہے لیکن کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو حکم ہے:اس کے اندر کی چیز بہا دو اور اسے سات مرتبہ دھوؤ، پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے برتن کو مانجھو۔

(بخاری:۱۷۲۔مسلم:۲۷۹۔ابوداؤد:۷۔ترمذی:۹۱۔ابن حبان:۱۲۹۷)

کتے کی ہڈیاں، کھال، بال، لعاب غرض ہر چیز نجس ہوتی ہے اور انہیں کسی بھی استعمال میں لانا جائز نہیں۔البتہ اگر کتے کا جسم خشک ہو اور وہ کسی چیز سے لگ جائے تو وہ چیز ناپاک نہیں ہوگی اور اس کا جسم گیلا ہو تو جس چیز کو کتے کا جسم لگ جائے وہ بھی ناپاک ہو جائے گی۔

باؤلا پن:

کتا ایک غلیظ اور نجس جانور ہے۔نیز اس کے جسم، اس کی رال وغیرہ میں ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہلک جراثیم پائے جاتے ہیں جو کسی دوسرے کے جسم میں منتقل ہو کر اسے بالآخر ہلاک کر دیتے ہیں۔ باؤلا کتا کاٹ لے تو جسے کاٹا گیا وہ شخص بھی باؤلا ہو جاتا ہے، اس کی آواز کتے جیسی ہو جاتی ہے اور وہ پانی میں اپنی شکل کو کتے جیسی شکل میں محسوس کرتا ہے لہٰذا پانی نہیں پیتا اور بالآخر اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

فرنگی قوم بھی کتے کے ان مہلک جراثیم سے نہ صرف واقف ہے بلکہ اس کے بارے میں وہ اپنی تحقیق بھی پیش کرتے رہتے ہیں لیکن برا ہو دنیا کے کتوں کا، کہ وہ کتوں کے پیچھے مرمٹنے میں پھر بھی فخر محسوس کرتے ہیں۔

کتے پالنے کے شوق کے بارے میں ایک جرمن ڈاکٹر نے تحقیقی مقالہ لکھا جس کے اہم اقتباسات ذیل میں نقل کیے جا رہے ہیں:

''لوگ کتا پالنا ہی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ خوش طبعی بھی کرتے اور اس کو چومتے بھی ہیں، نیز اس کو اس طرح چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ چھوٹوں اور بڑوں کا ہاتھ چاٹ لے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچا ہوا کھانا کتوں کے آگے اپنے کھانے کی پلیٹوں میں رکھ دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ عادتیں ایسی معیوب ہیں کہ ذوقِ سلیم ان کو قبول نہیں کرتا اور یہ شائستگی کے خلاف ہیں۔

طبّی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو کتے کو پالنے اور اس کے ساتھ خوش طبعی کرنے سے جو خطرات انسانی کی صحت اور اس کی زندگی کو لاحق ہوتے ہیں ان کو معمولی خیال کرنا صحیح نہیں ہے۔ بہت سے لوگوں کو اپنی نادانی کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ کتوں کے جسم پر ایسے جراثیم ہوتے ہیں جو دائمی اور لاعلاج امراض کا سبب بنتے ہیں بلکہ کتنے ہی لوگ اس مرض میں مبتلا ہو کر اپنی جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔

اس جرثومے کی شکل فیتہ کی ہوتی ہے اور یہ انسان کے جسم پر پھنسی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ گو اس قسم کے جراثیم مویشیوں اور خاص طور سے سوروں کے جسم پر بھی پائے جاتے ہیں لیکن نشوونما کی پوری صلاحیت رکھنے والے جراثیم صرف کتوں کے جسم پر ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم گیدڑ اور بھیڑیے کے جسم پر بھی ہوتے ہیں لیکن بلیوں کے جسم پر شاذ ہی ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم دوسرے فیتہ والے جراثیم سے مختلف ہوتے ہیں اور اتنے باریک ہوتے ہیں کہ دکھائی دینا مشکل ہے۔ ان کے بارے میں گزشتہ چند سالوں ہی میں معلومات حاصل ہو سکی ہیں۔ یہ جراثیم انسان کے جگر میں داخل ہو جاتے ہیں اور وہاں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ اکثر پھیپھڑے، عضلات، تلی، گردہ اور سر کے اندرونی حصہ میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کی شکل بہت کچھ بدل جاتی ہے یہاں تک کہ خصوصی ماہرین کے لیے بھی ان کی شناخت مشکل ہو جاتی ہے۔ بہرحال اس سے جو زخم پیدا ہوتا ہے خواہ جسم کے کسی حصہ میں پیدا ہو، صحت کے لیے سخت مضر ہے۔ ان جراثیم کا علاج اب تک دریافت نہیں کیا جا سکا۔

جرمن ڈاکٹر نوللر کا بیان ہے کہ کتے کے جراثیم سے انسانی جسم پر جو زخم ابھرتے ہیں ان کی تعداد ایک فی صد سے کسی طرح کم نہیں ہے اور بعض ممالک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تو بارہ فی صد تک اس میں مبتلا پائے جاتے ہیں..... اس مرض کا مقابلہ کرنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ ان جراثیم کو کتوں تک ہی رہنے دیا جائے اور انہیں پھیلنے نہ دیا جائے.....

انسان اگر اپنی صحت کو محفوظ اور اپنی زندگی کو باقی رکھنا چاہتا ہے تو اسے کتوں کے ساتھ خوش طبعی نہیں کرنا چاہیے، انہیں قریب آنے سے روکنا چاہیے، بچوں کو ان کے ساتھ گھل مل جانے سے باز رکھنا چاہیے۔ کتوں کو ہاتھ چاٹنے کے لیے چھوڑنہیں دینا چاہیے اور نہ ان کو بچوں کے کھیل کود اور تفریحی مقامات میں رہنے اور وہاں گندگی پھیلانے کا موقع دینا چاہیے لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کتوں کی بڑی تعداد بچوں کی ورزش گاہوں میں پائی جاتی ہے.....

ان کے کھانے کے برتن الگ ہونے چاہئیں..... ان کو بازاروں اور ہوٹلوں میں داخل نہ ہونے دیا جائے غرضیکہ پوری احتیاط سے کام لے کر ان کو کھانے پینے کی تمام چیزوں سے دور رکھا جائے۔

(اسلام میں حلال وحرام از یوسف القرضاوی، ص: ۱۶۹ تا ۱۷۱)

ادارہ تحقیقاتِ امراضِ حیوانات کے ڈائریکٹر ڈاکٹر شہاب اختر قاضی نے ایک ورکشاپ میں بتایا کہ باؤلے پن کی وجہ سے دنیا میں سالانہ ۵۵ ہزار اموات ہوتی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ۲۵ لاکھ کتے پائے جاتے ہیں اور لاکھوں کتوں کے کاٹنے کے واقعات پیش آتے ہیں جن میں اکثر واقعات رپورٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہیں ہوتے۔

مقررین نے کہا کہ ریبیز کا وائرس باؤلے جانوروں کے کاٹنے سے اس کی رال یا لعاب کے ذریعے دوسرے جانوروں اور انسانوں میں منتقل ہو جاتا ہے جس کے طریقے حسب ذیل ہیں:

☆ جانوروں کے کاٹنے سے زخم یا خراش آنا

☆ جانور کا زخم چاٹنا

☆ سانس کے ذریعے جراثیم کا منتقل ہونا

☆ آنکھ، ناک، ہونٹ وغیرہ کی جھلی میں سے منتقل ہونا

☆ جانور کا پنجوں سے دوسرے جانور یا انسان کو زخمی کر دینا

کاٹنے کے بعد انسانوں میں باؤلا پن نمودار ہونے کا دورانیہ چند دنوں سے کئی سال بعد تک بھی ہو سکتا ہے۔ عمومی مدت ۳۰ سے ۹۰ دنوں کے درمیان ہے۔

مقررین نے مطالبہ کیا کہ ویکسین لازمی قرار دی جائے اور آوارہ کتوں کا خاتمہ کیا جائے تاکہ باؤلے کتوں کی وجہ سے بڑھتی ہوئی اموات کو روکا جا سکے۔

(خبریں میڈیکل مئی ۲۰۰۷ء)

کتے کو قتل کرنے کا حکم:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں لہٰذا انہیں حرم میں بھی قتل کر دیا جائے (۱) چوہا (۲) بچھو (۳) چیل (۴) کوا (۵) کاٹنے والا کتا۔

(بخاری: ۳۳۱۴۔ مسلم: ۱۱۹۸)

ایک حدیث میں ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لولا انّ الکِلابَ امةٌ من الاُمِمِ لا مرتُ بقتلِها

''اگر کتے بھی ایک گروہ نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا۔''

(ابوداؤد، کتاب الصید: ۲۸۴۵۔ ترمذی، ابواب الاحکام: ۱۴۸۶۔ نسائی، کتاب الصید: ۲۲۸۵۔ ابن ماجہ: ۳۲۰۵)

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ ان کتوں کو قتل کیا جائے گا جن سے انسانی آبادی میں کوئی نقصان ظاہر ہو رہا ہو۔ مثلاً:

☆ کتا مسافروں اور آنے جانے والوں پر بھونکتا ہے۔

☆ کاٹ کھانے کی عادت ہے۔

☆ جگہ جگہ پیشاب کر کے گندگی پھیلاتا ہے۔

☆ بچے اور سائل اس سے خوف کھا کر بھاگتے ہیں۔

☆ کتیا ہے اور بچے دینے کی وجہ سے مزید کتوں میں اضافہ ہوگا۔

☆ گھروں میں داخل ہو کر برتنوں کو چاٹتا ہے۔

☆ مرغیوں وغیرہ کو پکڑ کر کھا جاتا ہے۔

☆ آبادی میں ہی رہتا ہے۔

لہٰذا ایسے کتے قتل کر دینے چاہئیں لیکن جو آوارہ کتے کبھی کبھی یا مخصوص اوقات میں آبادی میں آ کر کچھ کھا کر واپس جنگلوں میں چلے جایا کریں ان کو قتل نہیں کرنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتے کی موجودگی میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے:

کتے کی نجاست اس قدر ہے کہ جہاں یہ ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک صبح بیدار ہوئے تو چپ چپ تھے (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں نے آپ کی شکل ایسی دیکھی کہ آج تک ویسی نہیں دیکھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل نے مجھ سے اس رات آنے کا وعدہ کیا تھا مگر وہ نہیں آئے اور انہوں نے کبھی وعدے کے خلاف نہیں کیا۔

پھر آپ ﷺ سارا دن اسی طرح رہے۔ پھر آپ ﷺ کو خیال آیا کہ کتے کا بچہ ہمارے گھر میں تھا۔ آپ ﷺ نے اسے نکال باہر کیا، پھر آپ نے پانی لے کر اس جگہ چھڑکا جس جگہ وہ کتا تھا۔ جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ آپ نے تو گذشتہ رات آنے کا وعدہ کیا تھا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جہاں تصویر اور کتا ہو۔ اس صبح رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے قتل کا حکم دے دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے چھوٹے باغ کا کتا بھی قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

(کتاب اللباس والزینہ، صحیح مسلم۔ ابوداؤد: ۴۱۵۸۔ ترمذی: ۲۸۰۶)

دورِ حاضر میں کتے پالنے کا مسلمانوں میں بھی رواج عام ہو گیا ہے مثلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) گھروں کی حفاظت کے لیے (۲) شوقیہ کتا پالنا (۳) شکار کے لیے کتا پالنا (۴) جاسوسی کے لیے (۵) خرید وفروخت کے لیے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شکار، کھیتی یا ریوڑ کی حفاظت کے علاوہ کتا پالے اس کا روزانہ ایک قیراط اجر کم ہو جاتا ہے۔

(بخاری: ۲۳۲۲۔ مسلم: ۱۵۷۵۔ ابوداؤد: ۲۸۴۴)

اللہ کے ہاں ایک قیراط کا وزن احد پہاڑ کے برابر ہے۔

(بخاری، کتاب الجنائز: ۱۳۲۵۔ مسلم: ۹۴۵۔ احمد: ۲/۴۰)

گھروں کی رکھوالی کے لیے کتا:

دورِ حاضر میں گھروں کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ حدیث میں گھروں کی رکھوالی کے لیے کتا پالنے کا کوئی ذکر نہیں۔ تھوڑا سا غور کرنے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ:

مسلمان کا گھر زر و مال سے بھرا ہوا نہیں ہوتا بلکہ وہ مال کو جمع ہونے سے پہلے ہی اہلِ حقوق پر یا اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے۔

جب کہ دورِ حاضر میں گھروں میں دنیا بھر کا قیمتی سامان خرید خرید کر جمع کر دیا جاتا ہے چنانچہ امیر گھرانوں میں صرف ایک چارپائی (بیڈ) بھی ایک ایک لاکھ روپے سے کم قیمت نہیں ہوتی حالانکہ سونے کے لیے معمولی چارپائی صرف ہزار بارہ سو روپے میں خریدی جا سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلمان بڑی مشکل سے اپنی نیکیاں جمع کرتا ہے اور ان کو بڑھانے کا حریص بھی ہوتا ہے۔ وہ خواہ مخواہ کتا پال کر ایک قیراط روزانہ اپنا اجر کم کرتا ہے، اسے کیا ضرورت ہے کتے جیسے معمولی جانور کے لیے نیکیوں کا خسارہ مول لے۔

کتے کی خرید وفروخت:

اسلام نے جو چیز مطلقاً حرام قرار دی اس کی خرید وفروخت بھی حرام کر دی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کتے کی قیمت قبول کرنے سے منع کیا ہے۔

(بخاری: ۲۲۳۷۔ مسلم: ۱۵۶۷۔ ابوداؤد: ۳۴۸۱۔ ابن ماجہ: ۲۱۵۹)

شکاری کتے کی خرید وفروخت جائز ہے کیوں کہ وہ آلہ شکار ہے۔

(دیکھیے صحیح نسائی از البانی: ۴۳۵۳۔ صحیح ابن ماجہ از البانی: ۲۱۶۱)

جو چیز مطلقاً حرام ہے اس کی خرید وفروخت میں کسی قسم کا حصہ لینا یا تعاون کرنا بھی جائز نہیں۔ اگر کوئی کسی کے شکار یا کھیت اور ریوڑ کی حفاظت کے لیے پالے گئے کتے کے علاوہ کسی کتے کو مار دے تو اس کا تاوان نہیں بھرا جائے گا۔

(فقہ الحدیث: کتاب البیوع)

کتے کو بھوکا پیاسا رکھنا:

کتا ضرورت کے لیے نہ پالا ہو تو بھی وہ ایک جان دار ہے لہٰذا بغیر ضرورت کتا پالنے کی ممانعت یا اس صورت ایک قیراط ثواب کم ہونے سے مراد یہ نہیں کہ کتے کے ساتھ سنگدلانہ برتاؤ کیا جائے، یا اسے بھوکا رکھا جائے۔ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے صحابہ کرام کو ایک شخص کا قصہ سنایا جو ایک صحرا میں سفر کر رہا تھا۔ اس نے ایک کتے کو دیکھا جو پیاس کی شدت سے ہانپ رہا تھا اور کنویں کے قریب کی گیلی مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے اپنے موزے میں کنویں سے پانی بھر کر اس کتے کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گیا۔ اس قصے کو سنانے کے بعد آپ نے فرمایا:

اللہ نے اس کے اس عمل کی قدر فرمائی اور اسے بخش دیا۔

(بخاری، کتاب المساقاۃ: ۲۳۶۳۔ مسلم، کتاب السلام: ۲۲۴۴)

کتے کا نجس ہونا اور بات ہے لیکن ذی حیات ہونے کی وجہ سے اس کی بھوک پیاس کا خیال رکھنا چاہیے اور بغیر ضرورت اسے پتھر وغیرہ مار کر تکلیف بھی نہیں پہنچانی چاہیے۔

قارئین! اسلام کتے کو کتے کے مقام پر رکھ کر اس کے وہ تمام حقوق اسے دیتا ہے جو جانور ہونے کی حیثیت سے اسے حاصل ہیں لیکن وہ کتے کو بندوں پر فوقیت قطعاً نہیں دیتا۔

عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کی ذمہ داریوں کے متعلق فرمایا کہ اگر فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوکا رہ گیا تو مجھے اس کی روزِ آخر جواب دہی کرنا ہوگی۔

گویا اسلام خلیفہِ وقت کی یہ ذمہ داری قرار دیتا ہے کہ وہ صرف انسانوں کے ہی نہیں جانوروں کے لیے بھی کھانے دانے اور آرام کا خیال رکھے۔

[تفصیل کے لیے دیکھیے: رحمۃ اللعالمین کی جانوروں پر شفقت]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحاب کہف کا کتا:

قرآن حکیم میں اصحاب کہف کے کتے کا بھی ذکر موجود ہے۔ اس واقعے سے یہ دلیل نہیں ملتی کہ کتا پالنا بغیر ضرورت جائز ہے بلکہ صرف یہ پتا چلتا ہے کہ ان اصحاب کا بھی ایک کتا تھا، نامعلوم کھیت کی رکھوالی کے لیے تھا یا ریوڑ کے لیے، بہر حال کتے کی وفاداری تو مشہور ہے ان کا کتا بھی ان کے ساتھ ہی غار کے دھانے پر جا کر بیٹھ گیا۔

اس کتے کی دلیل لے کر ہمارے یہاں صوفی حضرات نے اس کتے کو بھی ولی قرار دیا ہے۔ جب کہ احادیث میں اس کتے کی تخصیص کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

سگِ مدینہ جملۂ معترضہ:

ہمارے یہاں عشق رسول ﷺ کی دار و مدار ثابت کرنے کے لیے اپنے آپ کو سگِ مدینہ نثر، نظم اور بات چیت میں کہنے کی عام روایت ہے۔ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو ذلیل جانور سے تشبیہ دینا جائز نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنے آپ کو خبیث مت کہو۔'' (مسلم، کتاب الالفاظ عن الادب)

لہٰذا اپنے آپ کو سگِ مدینہ، یا مدینے کی گلیوں کا کتا کہنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہمیں مغضوب، گمراہ اور ملعون کافروں کی نقالی سے بچائے۔ آمین!

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ